ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

ٹائٹل بمقابلہ رینک

(Title v/s Rank)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ(اٰل عمران:27)

تُو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک! تُو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے اور تُو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

معزز سامعین! ابھی چند دن ہوئے واقفین نو برطانیہ کا اجتماع اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا۔ اِن کے پروگرام میں ایک سیشن ٹائٹل بمقابلہ رینک کے نام سے تھا یعنی (Title v/s Rank)۔ یہ عنوان میرے دل کو بھا گیا اور فوراً خیال آیا کہ پروگرام تیار کرنے والے دوست دراصل واقفین نو کو یہ بتانا اور سمجھانا چاہتے ہیں کہ وقف نو کا صرف یہ ٹائٹل آپ کے لئے کافی نہیں، نہ ہی ٹائٹل آپ واقفین نو کے لئے فائدہ مند یا سود مند ہو سکتا ہے جب تک آپ کوئی رینک، مرتبہ اور مقام حاصل نہیں کر لیتے۔ جیسے جب کسی کلاس کے تمام طلبہ ایک امتحان میں کامیاب ہو کر کوئی سند یا ڈگری کے مستحق ہو جاتے ہیں تو ان تمام کو ایک ٹائٹل مل جاتا ہے گویا بیچلر یا ایم اے یا ڈاکٹر یا ڈاکٹریٹ کی ڈگری تمام کو مل گئی ہے لیکن اگر کوئی اوّل، دوم، سوم آکر امتیازی نشان (distinction) لے تو وہ اُس کا رینک ہو گا۔ اِس کو اِس مثال سے بھی سمجھایا جاسکتا ہے کہ اولمپک کھیلوں میں نیزہ بازی میں اگر 20 سپورٹس مین حصہ لے رہے ہیں تو اُن میں سے ہر ایک فخریہ انداز میں یہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے 2026ء کی اولمپک میں حصہ لیا ہے اور یہ 20 کھلاڑیوں کے لئے ٹائٹل ہو گا۔ podium positions (چبوترا) پر صرف تین کھلاڑی کھڑے ہوتے ہیں۔ اوّل جس کا step سب سے اونچا ہوتا ہے۔ دوم کا ذرا نیچے step اور سوم کا دوم سے ذرا کم نیچے step۔ اِن تینوں کو Distinction دے کر الگ کھڑا کیا جارہا ہے۔ یہ رینک کہلائے گا۔

مَیں اپنی تقریر کو آگے بڑھانے سے قبل لغات سے ٹائٹل اور رینک کے معانی آپ سامعین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ٹائٹل اور رینک دونوں انگریزی زبان کے الفاظ ہیں۔ لیکن بعض الفاظ کچھ زبانوں میں اتنی کثرت سے استعمال ہوتے ہیں کہ وہ اُس زبان کے ہی تصوّر ہونے لگتے ہیں۔ زیرِ بحث دونوں الفاظ ٹائٹل اور رینک بھی مختلف زبانوں کا حصّہ ہیں۔ جیسے اُردو زبان میں بھی یہ الفاظ اتنی کثرت سے استعمال ہوئے ہیں کہ فیروز اللغات اردو میں اِن دونوں الفاظ نے جگہ بنالی ہے چنانچہ ٹائٹل (Title)

کے تحت لکھا ہے۔ عنوان، سُرخی، پیشانی، کتاب یا مضمون کا نام، لقب، منصب، عُہدہ۔ جبکہ رینک (Rank)، مرتبہ، مقام، درجہ، منصب، پوسٹ، ڈگری اور عُہدہ کے لئے بولتے ہیں۔ جیسے گورنمنٹ کے محکموں میں سے فوج، پولیس اور سرکاری عُہدوں میں رینک کا لفظ بہت Common ہے۔

سامعین! اگر اِن الفاظ کے معانی کو افرادِ جماعت پر لاگو کریں تو بہت لطیف مضمون اُبھر کر سامنے آتا ہے۔ اِس مضمون کو عبور کرنے کے لئے ہمیں افرادِ جماعت کی کیٹگریز کرنی پڑے گی۔ جیسے وقف نو بچوں اور بچیوں کی بات ہم اوپر کر آئے ہیں۔ تفصیل میں جاتے ہوئے ہم اِسی سے بات کا آغاز دوبارہ سے کریں گے۔ لیکن اِن کے علاوہ اگر افرادِ جماعت کو تقسیم کریں تو انصار، ممبرات لجنہ، ناصرات الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کے علاوہ ایک اسٹیٹس احمدی کا بحیثیت احمدی مرد یا خاتون کے ہے۔

جہاں تک واقفینِ نو کا تعلق ہے اِس وقت جماعت احمدیہ میں ان کی تعداد 85489 ہے۔ جن میں سے واقفین نو 49868 اور واقفات نو 35621 ہیں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے واقفینِ نو بھی ہیں جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ کر انصار اللہ میں شامل ہیں اور ایسے بے شمار بچیاں اور بچے بھی ہیں جو اپنی عمروں کے اعتبار سے لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں داخل ہو کر اپنی اپنی تنظیموں کے لئے اپنے اپنے ٹائٹلز، رینکس اور اسٹیٹس کا خیال رکھتے ہوئے خوب صورتی کا باعث بن رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تو فرمایا تھا۔

عاقل کو یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پُورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

آپؓ نے صرف دو دیوانوں کے خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ مگر حضرت خلیفۃُ المسیح الرابعؒ کی آواز پر 85489 واقفینِ نو بطور دیوانے ماں باپ نے پیش کیے جو واقف نو کے ٹائٹل کے ساتھ مختلف رینکس (ranks) اور مختلف حیثیتوں سے ساری دنیا میں پھیلے خدمات بجالا رہے ہیں۔ حقیقی اور روحانی معنوں میں ان کا رینک (Rank) یہ ہے کہ اللہ والے ہو جائیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ اور اعمالِ جمیلہ کا لبادہ اوڑھ لیں۔ قرآن کریم میں جس لباسُ التقوی کا ذکر ہے وہ ان کا ورثہ ہو، اِن کا اثاثہ ہو۔ ان کا رینک (rank) قرآنی احکام پر کماحقہ عمل کرنا ہے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الرابعؒ بانی وقفِ نو سکیم اور حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے واقفینِ نو اور واقفاتِ نو کو جو جو ذمہ داریاں سپرد کی ہیں وہ اُن کے رینکس اور اسٹیٹس ہیں جن کو ہر واقف نو اور واقفہ نو کو ہمیشہ مدِّ نظر رکھنا چاہئے اور جو جو واقفِ نو / واقف نو اِن ذمہ داریوں کو بہتر اور احسن رنگ میں نبھائے گا وہ اسی نسبت سے اپنے رینک کو elevate کرتا رہے گا۔

سامعین! جیسا کہ مَیں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ ہر فردِ جماعت، جماعتِ احمدیہ کے مرکزی فرد ہونے کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں کا بھی ممبر ہے۔ ذیلی تنظیموں کا ممبر ہونا ان کا الگ الگ ٹائٹل ہے۔ 7 سے 15 سال کا بچہ "طفل" ہے۔ 15 سال تک کی بچی "ناصرہ" ہے۔ 16 سال سے اوپر کی خواتین "ممبراتِ لجنہ اماء اللہ" کہلاتی ہیں۔ 16 سے 40 سال تک کے عمر کے نوجوان "خدام" جبکہ 40 سال سے اوپر کے دوست "انصار" کہلاتے ہیں۔ یوں ہر فردِ جماعت پر دُہری ذمہ داری ہے اور ہر احمدی کے دو ٹائٹل ہیں۔ یعنی 40 سال سے اوپر والے دوست کا ایک ٹائٹل فردِ جماعت کا ہے جبکہ دوسرا "ناصر" کا اور ان دونوں حوالوں سے جو جو ذمہ داریاں ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اُن ذمہ داریوں سے عہدہ براء ہونے پر وہ جو اللہ کے حضور ترقی کرتا چلا جائے گا وہ اُس کا روحانی رینک ہوگا۔ اِن میں کوئی وقف عارضی کر رہا ہے۔ اِن میں بعض دعوت الی اللہ کے شوقین ہیں۔ ہر اتوار تبلیغی اسٹال لگا کر دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ بعض احمدی احباب سے رابطہ کرنے میں تیز ہیں۔ بعض تربیتی، علمی کلاسز لینے میں محنت کرتے دکھلائی دیتے ہیں اور ایک رینک جماعتی عہدہ کا ہے جو جماعتی سطح میں امیر جماعت سے شروع ہو کر صدر جماعت سے ہوتا ہوا سیکریٹری اور معاون سیکریٹری تک ہوتا ہے اور ذیلی تنظیموں میں صدرِ مجلس سے لے کر نیچے سائق تک جاتا ہے۔ مرکزی سطح پر دیکھیں تو مربّی، مبلّغ اور معلّم بھی ایک رینک ہے اور بعض مبلّغ انچارج یا مربّی انچارج کے عہدوں پر ترقی پا کر اپنا رینک بناتے ہیں۔ مرکزی سطح پر ہی دیکھیں تو ہر انجمن یعنی صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید میں اپنے اپنے رینک لئے عہدیدار مقرر ہیں۔ جماعت احمدیہ میں سب سے بڑا عہدہ خلیفۃُ المسیح کا ہے جو اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے احکام الٰہی، ارشادتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فرموداتِ حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں احبابِ جماعت کی تعلیم و تربیت کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ جماعت میں ایک اہم اور ضروری ٹائٹل کا ذکر نہ کیا جائے تو ٹائٹل بمقابلہ رینک کا مضمون ادھورا رہ جائے گا۔ اور وہ آنریری و رضاکارانہ خدمات ہیں۔ اس امر کا ذکر بڑے فخر سے کیا جاتا ہے اور کرنا بھی چاہئے کیونکہ جماعت احمدیہ میں افراد و خواتین میں رضاکارانہ خدمات بجالانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جو اپنا وقت تو وقف کر ہی رہے ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ مال بھی وقف کرتے

ہیں۔ جیسے اپنی گاڑی کا فیول، فون کا استعمال وغیرہ وغیرہ۔ اِن رضاکاروں میں سے کوئی اپنی کار پر مسجد کسی فنکشن کے لئے جارہا ہے، کوئی تبلیغ کرنے جارہا ہے۔ کوئی اصلاح احوال کی خاطر احمدی احباب کے گھروں کا وزٹ کرتا ہے۔ حتّٰی کہ تمام عہدیداران اور آنریری خدمات بجالانے والوں میں سے اکثریت اپنے ذاتی اخراجات پر خدمتِ دینیہ بجالارہے ہوتے ہیں۔ مساجد، نماز سنٹرز، بیوت الذکر کی حفاظت وسیکورٹی پر متعیّن دوست وخواتین رضاکار کا ٹائٹل لئے مختلف رینکس میں خدمات بجالاتے ہیں۔ الحمد للہ

سامعین کرام! اوپر بیان ہونے والے ٹائٹلز اور رینکس کے علاوہ روحانی، اخلاقی اور دینی لحاظ سے بھی ایک distinction ہے۔ ان میں رینکس مختلف ہوں گے۔ جن کی طرف ہمیں اپنے آپ کو زیادہ متوجہ کرنا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بھی گاہے بگاہے ان کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ جیسے اپنے خالق، اللہ تعالیٰ سے تعلق اور لگاؤ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء بالخصوص اُس کے پیارے آخری رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کے تمام ارشادات، فرمودات کے مطابق عمل کرنا ہے نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنّت کو اپنانا اس کو حرزِ جان بنانا ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ کی اسلام اور اپنے آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی بیان فرمودہ تشریحات پر ایمان لاکر اِن پر عمل کرنا بھی ایک رینک ہے اور سبقت الی اللہ کی تعلیم کے مطابق ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اپنے رینک کو build up کرنا بھی اسلامی تعلیم ہے جس کو رینک کا نام یا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ اِن میں سے ایک رینک تقویٰ کا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰٮكُمۡ (الحجرات:14)

یعنی اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزّز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

یہ ایک ایسا مبارک رینک ہے جس کو ہر احمدی مسلم کو اپنانا چاہیے اور اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے اپنا اپنا رینک مقرر کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" تمام بُرائیوں سے اس لئے بچنا اور تمام نیکیوں کو اس لئے اختیار کرنا ہے کہ اللہ کا پیار حاصل ہو اور اسی کا نام تقویٰ ہے۔ اور جب تم یہ معیار حاصل کرلوگے تو سمجھو کہ تم نے خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر لیا ہے اور جب خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے گا تو یاد رکھو کہ وہ انسانوں کی طرح پیار نہیں کرتا کہ کبھی دوستی نبھائی اور کبھی نہ نبھائی اور کبھی پرواہ نہ کی۔ بلکہ جو شخص تقویٰ پر قائم ہو جائے تو ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ اس قدر فکر کرتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش سے پتہ لگ رہا ہو گا کہ یہ شخص وہ ہے جو تقویٰ پر قائم ہے اور ایک دنیادار میں اور اُس میں ایک واضح فرق ہے۔ تقویٰ پر قائم شخص کو اللہ تعالیٰ سر تا پا نورانی بنا دیتا ہے۔ اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو ہی نہیں سکتی جس سے اللہ تعالیٰ کے نور کا اظہار نہ ہو رہا ہو۔ اس کا ہر عمل، اس کا ہر فعل اور اس کی ہر حرکت اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو رہا ہو گا۔ اور ایسا شخص جب کسی مجلس میں جائے گا، جہاں بھی جائے گا اس کا ایک رعب ہو گا۔ خدا تعالیٰ کی تائید اس کے ساتھ ہو گی۔ پس آپؑ فرماتے ہیں کہ یہی تقویٰ ہے جو ہر احمدی میں ہونا چاہئے۔ اگر ہر احمدی یہ حاصل کرلے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق تم میں اور غیر میں ایک واضح فرق ظاہر فرما دے گا۔ پس ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہونی چاہئے کہ ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مئی 2005ء)

سبقت الی اللہ کے بارے میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" آج دنیا میں من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو رحمۃ للعالمین کی رحمت سے دنیا کو حصہ دلانے اور نیکیاں بکھیرنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے اور اس کا حق ادا کرنے کیلئے اپنی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ یہ کوشش اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اسلام کا پیغام دنیا کو دے کر بھی ہوتی ہے۔ قرآنِ کریم کی اشاعت اور دنیا کے مختلف ممالک اور علاقوں کی زبانوں میں قرآنِ کریم کے ترجمے کر کے پھر اُن کو پھیلانے کی صورت میں بھی ہے۔ اعلیٰ اخلاقیات دنیا کو سکھانے کی صورت میں بھی ہے۔ پیار محبت کی تعلیم دنیا کو دینے کی صورت میں بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت ہسپتالوں کے ذریعے دکھی انسانیت کا علاج مہیا کرنے کی صورت میں بھی ہے۔ دور دراز علاقوں میں تعلیم سے بے بہرہ بچوں کو، انسانوں کو، تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے پھر اُنہیں نیکیوں کا صحیح ادراک دلانے کی صورت میں بھی ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا کر خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانے کی صورت میں بھی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 2012ء)

سامعین! تقویٰ کے تعلق میں ایک رینک کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران آیت 103 میں یوں فرمایا ہے۔وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ کہ تم ہر گز نہ مرنا جب تک تم مسلمان نہ ہو۔یہ بھی ایک مسلمان کا رینک ہے۔ جسے مدِّ نظر رکھ کر ہر ایک کو زندگی گزارنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

" چاہیے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدائے تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہر گز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دکھ اٹھاؤ۔وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔"

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 552)

مسلمانوں کے لئے ایک رینک اللہ تعالیٰ نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرہ:149) میں بیان کیا ہے جس کا ایک حد تک تذکرہ خاکسار اوپر کر آیا ہے۔اِس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مطمح نظر انہی الفاظ میں المائدہ 49 کے علاوہ اہل کتاب کی نشانیوں کی حامل ایک گروہ کی صفات بیان کرتے ہوئے يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ کے الفاظ میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور فرمایا کہ تمہارا خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو قرض دیا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو بندے کو اُس کی قربانی کے بدلے میں کئی گنا بڑھا کر لوٹاتی ہے اور لوگ ایسے متعدّد واقعات مجھے لکھتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں چندہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی گنا بڑھا کر لوٹا دیا۔ اس بارے میں کئی دفعہ مَیں مختلف واقعات بھی بیان کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اور بے نیاز ہے، اُس کو ہمارے پیسے کی ضرورت نہیں۔ اصل میں تو ہمیں پاک کرنے کے لئے ہمارے اطاعت کے معیار دیکھنے کے لئے، ہمیں تقویٰ کی راہوں کی تلاش کرتا دیکھنے کے لئے، ہمارے مال کی قربانی کے دعویٰ کے معیار کو دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس کی راہ میں خرچ کرو، اُس کے دین کے پھیلانے کے لئے، بڑھانے کے لئے خرچ کرو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 / اگست 2013)

سامعین! ایک distinction یعنی امتیاز جو احمدی مسلمانوں کی زندگی کا حصہ ہونا چاہیے وہ تَخَلَّقُوْا بِأَخْلَاقِ اللهِ میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپنالو۔ اللہ والے بن جاؤ اور اللہ کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں ہم سب کو اللہ والے بن جانے کی طرف بلا رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

" اللہ جلّ شانہٗ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5) یعنی تُو ایک بزرگ خُلق پر قائم ہے۔ سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنی ہیں یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت، شجاعت، عدل، رحم، احسان، صدق، حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔ غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب، حیا، دیانت، مروّت، غیرت، استقامت، عفت، زہادت، اعتدال، مؤاسات یعنی ہمدردی۔ ایسا ہی شجاعت، سخاوت، عفو، صبر، احسان، صدق، وفا وغیرہ۔ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبّر کے مشورے سے اپنے اپنے محل اور موقع پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہو گا۔ اور یہ تمام اخلاق در حقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقع کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 34)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" اخلاق کے اعلیٰ معیار ہیں جو ہر حالت میں ایک حقیقی مسلمان کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کو ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں اور دکھانے چاہئیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں

فرماتے ہوئے یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ اعلیٰ اخلاق ایسے تھے جنہوں نے لوگوں کو اپنا گرویدہ کر لیا اور ایک اعجاز دکھایا۔ پھر آپ ہمیں فرماتے ہیں کہ اگر تم اس سنت پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق اچھے کرلو اور ہر خُلق کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کرو تو تم بھی اعجاز دکھانے والے بن سکتے ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2مارچ 2018ء)

سامعین! یہ مضمون اتنا وسیع ہے کہ قرآن پاک کے تمام 700 سے زائد احکام خداوندی کو ہر احمدی کو اپنا امتیازی نشان بنانا چاہیے یہی اُس کا رینک ہے۔ ہر عمل پر پورا ہونا اِس کا "اسٹیٹس" ہے۔ ان تمام کا ایک ایک کرکے بیان کرنا تو سینکڑوں تقاریر کا متقاضی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اِس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے مؤرخہ 21 اپریل 2026ء کو امریکہ گلف اسٹیٹس کے انصار سے This week with Huzoor میں ملاقات کے انصار کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ "اِن (قرآنی احکام) کی ایک لسٹ بنالو جن پر عمل کریں۔"

700 احکامِ خداوندی پر ایک ضخیم کتاب "الاسلام" پر موجود ہے۔ اُس سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

" اسلام کے احیائے نو کا یہی تو وہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کرنے کے لئے آئے تھے۔ اگر واقع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہر ایک کو معلوم ہو اور آپ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کی ہر ایک میں تڑپ ہو، اگر ہمیں پتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر کتنے عظیم نشانات دکھائے اور آپ کے ماننے والوں میں سے بھی بے شمار کو نشانات سے نوازا تو ہم میں سے ہر ایک اُس مقام کے حصول کی خواہش کرتا اور اس کے لئے کوشش کرتا جہاں اُس سے بھی براہِ راست یہ نشان ظاہر ہوتے اور اُسے نظر آتے۔ قوتِ ایمان میں وہ جِلاء پیدا ہو جاتی جس کے ذریعہ سے پھر ایسی قوتِ ارادی پیدا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ایک خاص جوش پیدا کر دیتی ہے۔

پس اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات جن کا اظہار اللہ تعالیٰ آج تک فرماتا چلا آرہا ہے ہمارے دلوں میں ایک جوت جگانے والا ہونا چاہئے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرکے آپ علیہ السلام اور اپنے اور آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کے طفیل آپ کے ہر اُسوہ کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس مقام پر پہنچ جائیں جہاں اللہ تعالیٰ ہم سے ایک خاص پیار کا سلوک کر رہا ہو۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 24/ جنوری 2014ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: تمثیل احمد)